

عمر رسیدہ افراد کے حقوق

(Rights of Senior Citizens)

اسلامی معاشرے میں عمر رسیدہ افراد خصوصی مقام کے حامل ہیں۔ اس کی بنیاد اسلام کی عطا کردہ وہ آفاقی تعلیمات ہیں جن میں عمر رسیدہ افراد کو باعثِ برکت و رحمت اور قابلِ عزت و تکریم قرار دیا گیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بزرگوں کی عزت و تکریم کی تلقین فرمائی اور بزرگوں کا یہ حق قرار دیا کہ کم عمر اپنے سے بڑی عمر کے لوگوں کا احترام کریں اور ان کے مرتبے کا خیال رکھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

لیس منامن لم یرحم صغیرنا و یؤقر کبیرنا (۱)

”وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔“

i۔ سماجی معاملات میں تکریم کا حق

عام سماجی و معاشرتی معاملات میں بھی آپ ﷺ نے بڑوں کی تکریم کرنے کی تعلیم دی۔ حضرت عبداللہ بن سہل اور حبیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیر پہنچے تو وہ دونوں باغات میں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ (دریں اثنا) عبداللہ بن سہل قتل کر دیئے گئے تو عبدالرحمن بن سہل اور مسعود کے بیٹے حویصہ اور حبیصہ رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اپنے ساتھی کے معاملہ میں انہوں نے گفتگو کی تو عبدالرحمن نے ابتدا کی جب کہ وہ

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، ۴: ۳۲۱، ۳۲۲، رقم: ۱۹۱۹، ۱۹۲۱

۲۔ ابویعلیٰ، المسند، ۷: ۲۳۸، رقم: ۴۲۴۲

۳۔ ربیع، المسند، ۱: ۲۳۱، رقم: ۵۸۲

سب سے چھوٹے تھے۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

كِبَرُ الْكِبَرِ - (۱)

”بڑے کے مرتبے اور عزت کا خیال رکھو۔“

ii۔ معمر افراد کی تکریمِ اِجلالِ الہی کا حصہ ہے

حضرت ابو موسیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِن مِّنْ إِجْلَالٍ لِلَّهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَ حَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ
الْعَالِي فِيهِ، وَ الْجَافِي عَنْهُ، وَ إِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمَقْسُطِ - (۲)

”بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا حصہ ہے، اور اسی طرح قرآن مجید کے عالم کی جو اس میں تجاوز نہ کرتا ہو اور اس بادشاہ کی تعظیم جو انصاف کرتا ہو۔“

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۲۷، رقم: ۵۷۹۱

۲۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۱۲۹۱، رقم: ۱۶۶۹

۳۔ نسائی، السنن، ۸: ۷، رقم: ۴۷۱۲

۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۴: ۲۰۸، رقم: ۶۹۱۵

۵۔ احمد، المسند، ۴: ۱۳۲

۶۔ ابن جارود، المتقی، ۱: ۲۰۳، رقم: ۸۰۰

(۲) ۱۔ ابو داؤد، السنن، ۴: ۲۶۱، رقم: ۴۸۴۳

۲۔ بزار، المسند، ۸: ۴، رقم: ۳۰۷۰

۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۴۲۱، رقم: ۳۳۵۶۱

۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۸: ۱۶۳

۵۔ طبرانی نے المعجم الاوسط (۷: ۲۱، ۲۲، رقم: ۶۷۳۶) میں اسے حضرت جابر بن

عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

iii۔ معمر افراد کی تکریم عظمت رسالت کا نفاذ ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ إِجْلَالِي تَوْقِيرَ الْمَشَائِخِ مِنْ أُمَّتِي۔ (۱)

”بے شک میری اُمت کے معمر افراد کی عزت و تکریم میری بزرگی و عظمت سے ہے۔“

iv۔ عمر رسیدہ افراد کی تکریم علامتِ ایمان ہے

معمر افراد کی بزرگی کے باعث انہیں خاص مقام و مرتبہ عطا کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ مِنْنا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا۔ (۲)

”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ پہچانے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے:

مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنْنا۔ (۳)

(۱)۔ عسقلانی، لسان المیزان، ۶: ۳۰۳

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۳: ۷۲، رقم: ۶۰۱۳

(۲)۔ ۱۔ ترمذی، السنن، ۴: ۳۲۲، رقم: ۱۹۲۰

۲۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۶۲، ۶۵، رقم: ۱۷۱

(۳)۔ ۱۔ ابو داؤد، السنن، ۴: ۲۹۶، رقم: ۴۹۴۳

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۲۲

۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۵: ۲۱۴، رقم: ۲۵۳۵۹

۴۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۱۳۱، رقم: ۲۰۹

۵۔ حاکم نے یہ حدیث المستدرک (۴: ۱۹۷، رقم: ۳۵۳۷) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت کی ہے۔

”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق (بزرگی) نہیں پہچانتا۔“

v۔ معمر افراد کی تکریم ہی صحت مند روایت کی اساس ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما أكرم شاب شيخنا لسنه إلا قبيض الله له من يكرمه عند سنه (۱)
 ”جو جوان کسی بوڑھے کی عمر رسیدگی کے باعث اس کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس جوان کے لیے کسی کو مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے بڑھاپے میں اس کی عزت کرے۔“

vi۔ معمر افراد کا وجود باعث برکت ہے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

البركة في أكابرنا، فمن لم يرحم صغيرنا و يعجل كبيرنا فليس منا۔ (۲)

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۳۷۲، رقم: ۲۰۲۲

۲۔ قضای، مسند الشہاب، ۲: ۲۰، رقم: ۸۰۲

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۷: ۴۶۱، رقم: ۱۰۹۹۳

۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۹۴، رقم: ۵۹۰۳

۵۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۴: ۶۱، رقم: ۶۱۹۱

۶۔ ہندی، کنز العمال، ۳: ۱۷، رقم: ۶۰۱۴

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۸: ۲۲۸، رقم: ۸۹۵

۲۔ ہندی نے کنز العمال (۳: ۱۶۵، رقم: ۵۹۸۲) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۔ عجلونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۱: ۳۳۷، رقم: ۹۰۳

”ہمارے بڑوں کی وجہ سے ہی ہم میں خیر و برکت ہے۔ پس وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مہلا عن اللہ مہلا، فإنہ لولا شیوخ رقع، و شباب خشع، و أطفال رضع، و بهائم رقع، لصب علیکم العذاب صبد (۱)

”اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت پر مہلت دی جاتی ہے۔ پس اگر جھکنے والے بوڑھے، عاجز و منکسر نوجوان، شیر خوار بچے، خورد و نوش کی فراوانی کے ساتھ رہنے والے جانور نہ ہوں تو تم پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں۔“

vii۔ سہولیاتِ زندگی کی فراہمی میں ترجیح کا حق

وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَ وَجَدَ مِنْ دُونِهِمْ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ (۲)

”اور جب مدین کے پانی (کے کنویں) پر پہنچے تو انہوں نے اس پر لوگوں کا ایک ہجوم پایا جو (اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے تھے اور ان سے الگ ایک

(۱) ۱۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۱: ۲۸۷، ۵۱۱، رقم: ۶۴۰۲، ۶۶۳۳

۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۳: ۳۳۵

۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۱۳۳، رقم: ۷۰۸۵

۴۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۶: ۶۴

۵۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۲۷۷

۶۔ ہندی، کنز العمال، ۳: ۱۶۷، رقم: ۵۹۸۸

(۲) القرآن، القصص، ۲۸: ۲۳

جانب دو عورتیں دیکھیں جو (اپنی بکریوں) کو روکے ہوئے تھیں۔ (موسیٰ نے) فرمایا: تم دونوں اس حال میں کیوں (کھڑی) ہو؟ دونوں بولیں کہ ہم (اپنی بکریوں کو) پانی نہیں پلا سکتیں یہاں تک کہ چرواہے (اپنے مویشیوں کو) واپس لے جائیں اور ہمارے والد عمر رسیدہ بزرگ ہیں ○

قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ○ (۱)

”وہ بولے: اے عزیز مصر! اس کے والد بڑے معمر بزرگ ہیں آپ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو پکڑ لیں، بے شک ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں پاتے ہیں ○“

viii۔ برکت اکابر سے ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث مبارکہ میں ہے:

البرکة مع اکابرکم۔ (۲)

”تمہارے بڑوں کے ساتھ ہی تم میں خیر و برکت ہے۔“

(۱) القرآن، یوسف، ۱۲: ۷۸

(۲) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۳۱۹، رقم: ۵۵۹

۲۔ قضاعی، مسند الشہاب، ۱: ۵۷، رقم: ۳۶

۳۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۱۳۱، رقم: ۲۱۰

۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۹: ۱۶، رقم: ۸۹۹۱

۵۔ بیہقی، شعب الایمان، ۷: ۴۶۳، رقم: ۱۱۰۰۴

۶۔ بیہقی، موارد الظمان، ۳: ۴۷۳، رقم: ۱۹۱۳

۷۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۸: ۱۵

۸۔ ہندی، کنز العمال، ۳: ۷۲، رقم: ۶۰۱۵

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”أبغوني ضعفاءكم، فإنما ترزقون و تنصرون بضعفائكم (۱)
 ”مجھے اپنے ضعیف لوگوں میں تلاش کرو کیونکہ ضعیف لوگوں کے سبب تمہیں
 رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔“

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

استوصوا بالكهول خيرا، و ارحموا الشباب (۲)
 ”اھیڑ عمر کے لوگوں سے بھلائی حاصل کرو اور نوجوانوں پر رحم کرو۔“
 حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

يا رسول الله! الرجل يكون حامية القوم، أیكون سهمه و سهم
 غیره سواء؟

- (۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۲۰۶: ۴، رقم: ۱۷۰۲
 ۲۔ ابوداؤد، السنن، ۳: ۳۳، رقم: ۲۵۹۴
 ۳۔ نسائی، السنن، ۶: ۴۵، رقم: ۳۱۷۹
 ۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۳: ۳۰، رقم: ۴۳۸۸
 ۵۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۱۹۸
 ۶۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۱: ۸۵، رقم: ۷۴۶۷
 ۷۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۱۱۶، ۱۵۷، رقم: ۲۶۴۱، ۲۵۰۹
 ۸۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۳: ۳۴۵، رقم: ۶۱۸۱
 ۹۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۶: ۳۳۱، رقم: ۱۳۶۸۴
 ۱۰۔ پیشی، موارد الظمان، ۳۹۰: ۳، رقم: ۱۶۲۰
 ۱۱۔ ہندی، کنز العمال، ۳: ۷۳، ۷۹، رقم: ۶۰۴۸، ۶۰۱۹
 (۲) ہندی، کنز العمال، ۳: ۷۹، رقم: ۶۰۵۰

”یا رسول اللہ! جو شخص کسی قوم کا محافظ بن جائے تو کیا اسے اور دوسرے لوگوں کو مالِ غنیمت میں برابر حصہ ملے گا؟“

آپ ﷺ نے فرمایا:

ثكلتك أُمك ابن أم سعد، و هل ترزقون و تنصرون إلا
بضعفائکم۔ (۱)

”ام سعد کے بیٹے! تیری ماں تجھے گم کرے، تمہیں تمہارے بوڑھوں کے سبب ہی رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔“

ix۔ استطاعت سے زیادہ بوجھ سے استثناء کا حق

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

إذا صلى أحدكم للناس فليخفف، فإن منهم الضعيف والسقيم و
الكبير، وإذا صلى أحدكم لنفسه فليطول ما شاء (۲)

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۷۳

۲۔ عبدالرزاق نے ’المصنف‘ (۵: ۳۰۳، رقم: ۹۶۹۱) میں اسے حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت کیا ہے۔

۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۳۶۷، رقم: ۲۲۴۹

۴۔ طبرانی، المعجم الصغير، ۱: ۹۲، رقم: ۱۲۳

۵۔ ہندی، کنز العمال، ۳: ۱۷۹، رقم: ۶۰۵۱

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۲۴۸، ۲۴۹، رقم: ۶۷۱

۲۔ مسلم، الصحیح، ۱: ۳۴۱، رقم: ۴۶۷

۳۔ ابوداؤد، السنن، ۱: ۲۱۱، رقم: ۷۹۴

۴۔ مالک، الموطا، ۱: ۳۳، رقم: ۳۰۱

۵۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۸۶

”جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور، بیمار، اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں، اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول دے۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يَجْزِلُ لِيَسْتَحْيِيَ مِنْ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، إِذَا كَانَ مُسَدِّدًا
لِزُومِ اللِّسَنَةِ أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ فَلَا يُعْطِيهِ (۱)

”بے شک اللہ تعالیٰ ایسے بوڑھے مسلمان کو عطا نہ کرنے سے حیا کرتا ہے جو استقامت کے ساتھ سنت پر عمل پیرا ہو اور اللہ سے سوال کرے۔“

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۲۷۰، رقم: ۵۲۸۶

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۴۹

بچوں کے حقوق

(Rights of Children)

۱۔ قبل از پیدائش حقوق

قبل از پیدائش بچہ حالت جنین میں ہوتا ہے۔ اسلام نے بچے کو حقوق عطا کرنے کا آغاز حالت جنین سے کیا ہے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

i۔ زندگی کا حق

بچے کی زندگی کا آغاز مرحلہ جنین سے ہوتا ہے۔ اسلام نے اس مرحلے سے بچے کے لئے زندگی کے حق کو قانونی حیثیت عطا کی ہے۔ چونکہ استقرا حمل کے چار ماہ بعد رحم مادر میں موجود بچے میں روح پھونک دی جاتی ہے، اس وقت حمل ضائع کرنا رحم مادر میں بچہ کو قتل کرنا ہے جو کہ قتل انسانی کے مترادف ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ چاہے تو ۱۲۰ دن گزرنے سے پہلے اسقاط حمل کر سکتی ہے:

”اسقاط حمل، جب تک اس کی تخلیق نہ ہو جائے جائز ہے، پھر متعدد مقامات پر تصریح ہے کہ تخلیق کا عمل ۱۲۰ دن یعنی چار ماہ کے بعد ہوتا ہے اور تخلیق سے مراد روح پھونکنا ہے۔“ (۱)

”فتاویٰ عالمگیری (۱: ۳۳۵) میں ہے:

المرءة یسعها أن تعالج لإسقاط الحمل ما لم یستین شیء من خلقه، و ذلك ما لم یتم له مائة و عشرون یوما -

(۱) ۱۔ حنفی، الدر المختار، ۱: ۷۶

۲۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ۳: ۲۷۴

”عورت حمل گرا سکتی ہے جب تک اس کے اعضاء واضح نہ ہو جائیں اور یہ بات ۱۲۰ دن (چار ماہ) گزرنے سے پہلے ہوتی ہے۔“

علامہ شامی حنفی لکھتے ہیں:

”ذخیرہ میں ہے کہ اگر عورت رحم میں نطفہ پہنچنے کے بعد اس کے اخراج کا ارادہ کرے تو فقہاء نے کہا ہے کہ اگر اتنی مدت گزر گئی ہے جس میں روح پھونک دی جاتی ہے تو جائز نہیں۔ اس مدت سے پہلے اخراج کرانے میں مشائخ کا اختلاف ہے اور حدیث کے مطابق یہ مدت چار ماہ ہے۔“ (۱)

علامہ حسکفی حنفی لکھتے ہیں:

”عورت کے لئے حمل ساقط کرانے کی کوشش کرنا مکروہ ہے، اور عذر کی وجہ سے جائز ہے، بشرطیکہ بچہ کی صورت نہ بنی ہو اور اگر اس نے کسی دوا کے ذریعہ سے ناتمام (کچے) بچے کا إسقاط کرایا تو ماں کے عاقلہ (دودھیال) کی طرف سے بچہ کے وارثوں کو (ایک سال میں) پانچ سو درہم ادا کئے جائیں گے۔“ (۲)

علامہ شامی حنفی لکھتے ہیں:

”اور اگر إسقاط کے نتیجہ میں زندہ بچہ نکلا اور پھر مر گیا تو عورت کے عاقلہ پر اس بچہ کی دیت ہے جو تین سال میں ادا کی جائے گی، اور اگر عورت کے عاقلہ نہ ہوں تو عورت کے مال سے ادا کی جائے گی، اور عورت پر (دو ماہ کے مسلسل) روزے فرض ہیں اور عورت اس بچہ کی وارث نہیں ہوگی۔“ (۳)

علامہ ابن ہمام حنفی لکھتے ہیں:

”جب تک تخلیقی عمل (نطفہ میں اعضاء کی ساخت کا عمل) شروع نہ ہو إسقاط

(۱) ابن عابدین شامی، رد المحتار، ۵: ۳۲۹

(۲) حسکفی، الدر المختار، ۵: ۳۹۷

(۳) ابن عابدین شامی، رد المحتار، ۵: ۳۷۹